آیت نمبر 17

آیات نمبر 17 تا 24 میں تلقین کہ ایک ہدایت یافتہ شخص اور ایک گمراہ شخص برابر نہیں ہو سکتے، انکار کرنے والوں کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ ان لوگوں سے بڑا ظالم کون ہو سکتا ہے جو جھوٹ کے ذریعہ لوگوں کو گمراہ کر رہے ہیں، اللہ انہیں ڈھیل دے رہا ہے۔ جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال کئے وہی جنت کے حقدار ہیں۔ کافر اور مومن کی مثال ایسی ہے جیسے ایک اندھا اور بہرا جبکہ دوسرا دیکھنے والا اور سننے والا، دونوں برابر نہیں ہو سکتے

اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ وَ يَتْلُوْهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ وَ مِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰۤى اِمَامًا وَّ رَحْمَةً ؕ ایک شخص جسے اللہ کی طرف سے فطرت سلیمہ اور نور بصیرت عطا کیا گیا ہو پھر اس کے سامنے اللہ کی طرف سے ایک گواہ یعنی قرآن بھی آ گیا ہو اور اس سے پہلے موسٰی علیہ السلام کی کتاب تورات، جو رہنما اور رحمت تھی، آ چکی ہو جو رسول اللہ کی تصدیق کرتی ہے، تو کیا ایسا شخص ان لوگوں کے برابر ہو سکتا ہے جو نور بصیرت سے محروم ہوں اُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ؕ ایسے ہی نیک سیرت لوگ اس رسول پر ایمان لاتے ہیں وَ مَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ مِنَ الْاَحْزَابِ فَالنَّارُ مَوْعِدُهٗ ۚ اللہ کی طرف سے وعدہ ہے کہ تمام گروہوں میں سے جو بھی اس کا انکار کرے گا، اس کا ٹھکانہ جہنم ہے فَلَا تَكُ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْهُ ۗ اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ سوائے لوگو! تم قرآن کی طرف سے کسی شک وشبہ میں نہ پڑنا بلاشبہ یہ تمہارے رب کی طرف سے آئی ہوئی سچی کتاب ہے، لیکن اکثر لوگ اس پر ایمان نہیں لاتے ﴿۱۷﴾ وَ مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ

كَذِبًاؕ اور اس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہو گا جو اللہ پر جھوٹ باندھے اُولٰٓئِكَ
يُعْرَضُوْنَ عَلٰى رَبِّهِمْ وَ يَقُوْلُ الْاَشْهَادُ هٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلٰى
رَبِّهِمْ ۚ ایسے لوگ جب اپنے رب کے سامنے پیش کئے جائیں گے تو گواہ یہ شہادت
دیں گے کہ یہی لوگ تھے جو اپنے رب پر جھوٹ باندھتے تھے اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى
الظّٰلِمِيْنَ سن لو! کہ ایسے ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے ﴿۱۸﴾ الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ يَبْغُوْنَهَا عِوَجًاؕ وَ هُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ یہ لوگ
دوسروں کو اللہ کی راہ سے روکتے ہیں اور اس میں عیب تلاش کرتے ہیں تاکہ لوگوں
کے دلوں میں شبہات پیدا کر سکیں ، دراصل یہ لوگ آخرت کے منکر ہیں ﴿۱۹﴾
اُولٰٓئِكَ لَمْ يَكُوْنُوْا مُعْجِزِيْنَ فِى الْاَرْضِ وَ مَا كَانَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ
مِنْ اَوْلِيَآءَ ۘ يُضٰعَفُ لَهُمُ الْعَذَابُؕ یہ لوگ زمین میں کہیں چھپ کر اللہ کو
عاجز نہیں کر سکتے اور نہ ہی اللہ کے مقابلہ میں ان کا کوئی حامی و مددگار ہو گا، انہیں روز
قیامت دوگنا عذاب دیا جائے گا کیونکہ خود بھی گمراہ ہوئے اور دوسروں کو بھی گمراہ کیا مَا
كَانُوْا يَسْتَطِيْعُوْنَ السَّمْعَ وَ مَا كَانُوْا يُبْصِرُوْنَ نہ ان میں حق بات سننے کی
استطاعت تھی اور نہ یہ اللہ کی نشانیوں کو دیکھ سکتے تھے ﴿۲۰﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ
خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَ ضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ یہی لوگ ہیں جنہوں
نے اپنے آپ کو خسارہ میں ڈالا اور انہوں نے جو جھوٹے معبود تراش رکھے تھے اس
دن وہ سب غائب ہو جائیں گے ﴿۲۱﴾ لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ هُمُ

الْاَخْسَرُوْنَ لازمی امر ہے کہ آخرت میں یہی لوگ سب سے زیادہ خسارہ اٹھانے والے ہوں گے ﴿۲۲﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ اَخْبَتُوْٓا اِلٰى رَبِّهِمْ ۙ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ اور اس کے برعکس جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال کرتے رہے اور اپنے پروردگار کے آگے عاجزی کرتے رہے تو ایسے ہی لوگ اہل جنت ہیں، وہ اس جنت میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے ﴿۲۳﴾ مَثَلُ الْفَرِيْقَيْنِ كَالْاَعْمٰى وَ الْاَصَمِّ وَ الْبَصِيْرِ وَ السَّمِيْعِ ؕ کافر اور مومن دونوں فریقوں کی مثال ایسی ہے جیسے ایک اندھا اور بہرا اور دوسرا دیکھنے اور سننے والا ہو هَلْ يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ کیا یہ دونوں ایک جیسے ہو سکتے ہیں، تو کیا تم اس سے نصیحت حاصل نہیں کرتے رکوع [۲] ﴿۲۴﴾

اس سورۃ کے بقیہ حصہ، آیات نمبر 25 تا 99 میں نوح علیہ السلام، ہود علیہ السلام، صالح علیہ السلام، لوط علیہ السلام اور شعیب علیہ السلام کی قوموں کی سرگزشت کہ کس طرح انہوں نے اپنے وقت کے رسول کو جھٹلایا اور بالآخر ہلاک کر دیئے گئے، صرف رسول پر ایمان لانے والے زندہ بچے۔ آج یہ قریش مکہ بھی وہی کچھ کر رہے ہیں اور ان کا انجام بھی مختلف نہیں ہو گا۔ قریش مکہ جو فرشتوں کو اتارنے کا مطالبہ کر رہے ہیں تو وہ جان لیں کہ فرشتے تو عذاب کے وقت ہی نازل کئے جاتے ہیں۔

آیت نمبر 25

آیات نمبر 25 تا 35 میں نوح علیہ السلام کی قوم کی سرگزشت جب انہوں نے اپنی قوم کو ہر طرح سمجھایا لیکن وہ انکار ہی کرتے رہے اور کہا کہ اگر تم واقعی سچے ہو تو وہ عذاب لے آؤ جس کی دھمکی تم ہمیں دیتے ہو۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖٓ ۡ اِنِّىْ لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ اور بے شک ہم نے نوح علیہ السلام کو ان کی قوم کی طرف رسول بنا کر بھیجا تو انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ میں تمہیں بہت صاف اور واضح الفاظ میں اللہ کے عذاب سے ڈرانے کے لئے آیا ہوں ﴿٢٥﴾ اَنْ لَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ۭ اور یہ کہ تم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اِنِّىْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ اَلِيْمٍ وگرنہ بے شک میں تمہارے بارے میں ایک دردناک دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں ﴿٢٦﴾ فَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا نَرٰىكَ اِلَّا بَشَرًا مِّثْلَنَا وَمَا نَرٰىكَ اتَّبَعَكَ اِلَّا الَّذِيْنَ هُمْ اَرَاذِلُنَا بَادِيَ الرَّاْيِ ۚ ان کی قوم کے کافر سردار کہنے لگے کہ ہم تو تمہیں اپنے ہی جیسا ایک آدمی سمجھتے ہیں اور یہ بھی دیکھتے ہیں کہ تمہاری پیروی صرف کچھ ادنیٰ درجہ کے لوگ ہی کر رہے ہیں

اور وہ بھی بغیر سوچے سمجھے اور بغیر کسی تحقیق کے وَمَا نَرٰى لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍۭ
بَلْ نَظُنُّكُمْ كٰذِبِيْنَ ہمارے خیال میں تمہیں ہم پر کسی قسم کی فضیلت بھی حاصل
نہیں ہے بلکہ ہم تو تمہیں جھوٹا سمجھتے ہیں ﴿٢٧﴾ قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى
بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَاٰتٰىنِيْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِهٖ فَعُمِّيَتْ عَلَيْكُمْ ؕ نوح علیہ السلام نے
کہا کہ اے میری قوم! تم جانتے ہو کہ اللہ نے مجھے فطرت سلیمہ اور نور بصیرت عطا کیا ہے
اور پھر اس نے اپنی رحمت کی شکل میں مجھے وحی سے بھی نواز دیا جس کی حقیقت البتہ
تمہاری آنکھوں سے پوشیدہ ہے اَنُلْزِمُكُمُوْهَا وَاَنْتُمْ لَهَا كٰرِهُوْنَ تو اگر تم اس کو
ناپسند کرتے ہو تو ہم تمہیں ایمان لانے پر مجبور نہیں کر سکتے ﴿٢٨﴾ وَيٰقَوْمِ لَآ اَسْئَلُكُمْ
عَلَيْهِ مَالًا ؕ اور اے میری قوم! میں اس نصیحت کے بدلے تم سے کوئی مال وزر تو طلب
نہیں کرتا اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ وَمَآ اَنَا بِطَارِدِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ میرا اجر تو
بس اللہ ہی کے ذمہ ہے، اور نہ میں ان لوگوں کو اپنے پاس سے نکال سکتا ہوں جو ایمان لے
آئے ہیں خواہ وہ کمزور اور غریب لوگ ہی ہیں اِنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَلٰكِنِّيْٓ اَرٰىكُمْ
قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ کیونکہ ان سب لوگوں کو یقین ہے کہ وہ ایک دن اللہ سے ملاقات کرنے
والے ہیں لیکن میں دیکھتا ہوں کہ تم ہی جہالت کی باتیں کرتے ہو ﴿٢٩﴾ وَيٰقَوْمِ مَنْ
يَّنْصُرُنِيْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ طَرَدْتُّهُمْ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ اور اے میری قوم کے لوگو! اگر
میں ان لوگوں کو اپنے ہاں سے نکال دوں تو مجھے اللہ کے غضب سے بچانے میں کون میری
مدد کرے گا، بھلا تم غور کیوں نہیں کرتے؟ ﴿٣٠﴾ وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَ
لَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَآ اَقُوْلُ اِنِّيْ مَلَكٌ وَّلَآ اَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ تَزْدَرِيْٓ اَعْيُنُكُمْ لَنْ
يُّؤْتِيَهُمُ اللّٰهُ خَيْرًا ؕ اور میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ میں

یہ کہتا ہوں کہ میں غیب کا علم رکھتا ہوں اور نہ میں یہ کہتا ہوں کہ میں کوئی فرشتہ ہوں اور جو لوگ
تمہاری نظروں میں حقیر ہیں ان کے متعلق تمہاری طرح میں یہ بھی نہیں کہہ سکتا کہ اللہ انہیں
کبھی کوئی بھلائی عطا نہیں کرے گا اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ۚ اِنِّيْٓ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ
جو کچھ ان کے دلوں میں ہے وہ اللہ ہی بہتر جانتا ہے، اگر میں ایسا کہوں گا تو بے شک میں ظالموں
میں سے ہو جاؤں گا ﴿۳۱﴾ قَالُوْا يٰنُوْحُ قَدْ جٰدَلْتَنَا فَاَكْثَرْتَ جِدَالَنَا فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ
اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ اس پر ان کی قوم نے کہا کہ اے نوح! تم نے ہم سے بحث کر لی اور
بہت بحث کر لی، اب اگر تم واقعی سچے ہو تو وہ عذاب لے آؤ جس کی دھمکی تم ہمیں دیتے ہو ﴿۳۲﴾
قَالَ اِنَّمَا يَاْتِيْكُمْ بِهِ اللّٰهُ اِنْ شَآءَ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ نوح علیہ السلام نے کہا کہ
وہ عذاب بھی اللہ ہی نازل کرے گا جب اسے منظور ہو گا اور جب وہ عذاب آ جائے گا تو تم اسے
روک نہیں سکتے ﴿۳۳﴾ وَلَا يَنْفَعُكُمْ نُصْحِيْٓ اِنْ اَرَدْتُّ اَنْ اَنْصَحَ لَكُمْ اِنْ كَانَ اللّٰهُ
يُرِيْدُ اَنْ يُّغْوِيَكُمْ ؕ اگر میں تمہاری خیر خواہی کرنا بھی چاہوں اور اللہ تمہیں گمراہی میں
بھٹکتا چھوڑ دینا چاہے تو میری خیر خواہی تمہارے کسی کام نہیں آ سکتی هُوَ رَبُّكُمْ ۫ وَاِلَيْهِ
تُرْجَعُوْنَ وہی تمہارا رب ہے اور بالآخر اسی کی طرف تمہیں واپس لوٹ کر جانا ہے ﴿۳۴﴾ اَمْ
يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کیا کافر کہتے ہیں کہ یہ قرآن آپ نے خود ہی اپنے پاس
سے بنا لیا ہے قُلْ اِنِ افْتَرَيْتُهٗ فَعَلَيَّ اِجْرَامِيْ وَاَنَا بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُجْرِمُوْنَ آپ ان
سے کہہ دیجئے کہ اگر یہ قرآن میں نے خود بنایا ہے تو اس کا گناہ میرے ذمہ ہی ہو گا اور وہ گناہ جو تم
کر رہے ہو میں اس سے بری الذمہ ہوں [★] رکوع [۳] ﴿۳۵﴾

آیات نمبر 36 تا 49 میں پچھلی آیات کے تسلسل میں نوح علیہ السلام کی قوم کی سرگزشت۔ اللہ کی طرف سے ایک کشتی بنانے کا حکم۔ اللہ کی طرف سے بارش اور طوفان کا عذاب اور اہل ایمان کے سوا پوری قوم نوح کی تباہی کے واقعات۔

وَ اُوۡحِیَ اِلٰی نُوۡحٍ اَنَّہٗ لَنۡ یُّؤۡمِنَ مِنۡ قَوۡمِکَ اِلَّا مَنۡ قَدۡ اٰمَنَ فَلَا تَبۡتَئِسۡ بِمَا کَانُوۡا یَفۡعَلُوۡنَ اور نوح کی طرف یہ وحی بھیجی گئی کہ تیری قوم میں سے جو لوگ ایمان لا چکے ہیں، اب ان کے بعد کوئی اور مزید ایمان نہیں لائے گا، پس جو کچھ یہ لوگ کر رہے ہیں اس پر تو غمگین نہ ہو ﴿۳۶﴾ وَ اصۡنَعِ الۡفُلۡکَ بِاَعۡیُنِنَا وَ وَحۡیِنَا وَ لَا تُخَاطِبۡنِیۡ فِی الَّذِیۡنَ ظَلَمُوۡا ۚ اِنَّہُمۡ مُّغۡرَقُوۡنَ اور ہماری آنکھوں کے سامنے ہمارے حکم کے مطابق ایک کشتی بناؤ اور آئندہ ان ظالموں کے بارے میں مجھ سے کوئی گفتگو نہ کرنا کیونکہ یہ سب غرق کر دیئے جائیں گے ﴿۳۷﴾ وَ یَصۡنَعُ الۡفُلۡکَ ۟ وَ کُلَّمَا مَرَّ عَلَیۡہِ مَلَاٌ مِّنۡ قَوۡمِہٖ سَخِرُوۡا مِنۡہُ ؕ نوح (علیہ السّلام) نے کشتی بنانے کا کام شروع کر دیا اور جب کبھی ان کی قوم کے سردار اُن کے پاس سے گزرتے تو نوح (علیہ السّلام) پر ہنستے اور ان کا مذاق اڑاتے قَالَ اِنۡ تَسۡخَرُوۡا مِنَّا فَاِنَّا نَسۡخَرُ مِنۡکُمۡ کَمَا تَسۡخَرُوۡنَ نوح (علیہ السّلام) انہیں جواب دیتے کہ آج تو تم ہم پر ہنس رہے ہو لیکن جس طرح تم ہم پر ہنس رہے ہو اسی طرح ایک دن ہم بھی تم پر ہنسیں گے ﴿۳۸﴾ فَسَوۡفَ تَعۡلَمُوۡنَ ۙ مَنۡ یَّاۡتِیۡہِ عَذَابٌ یُّخۡزِیۡہِ وَ یَحِلُّ عَلَیۡہِ عَذَابٌ مُّقِیۡمٌ عنقریب تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ وہ

کون ہے جس پر ایسا عذاب آتا ہے جو اسے رسوا کر دے گا اور کس پر دائمی عذاب نازل ہوتا ہے ﴿۳۹﴾ حَتّٰۤی اِذَا جَآءَ اَمْرُنَا وَ فَارَ التَّنُّوْرُ ۙ قُلْنَا احْمِلْ فِیْهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَیْنِ اثْنَیْنِ وَ اَهْلَكَ اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَیْهِ الْقَوْلُ وَ مَنْ اٰمَنَ ؕ یہاں تک کہ جب ہمارا حکم آپہنچا اور تنور سے پانی ابلنے لگا تو ہم نے نوح علیہ السلام کو حکم دیا کہ ہر قسم کے جانوروں میں سے نر و مادہ کا ایک ایک جوڑا اس کشتی میں سوار کرالو اور اپنے گھر والوں کو بھی سوار کرلو سوائے ان لوگوں کے جن کے بارے میں پہلے بتایا جاچکا ہے اور ان لوگوں کو بھی جو ایمان لے آئے ہیں وَ مَاۤ اٰمَنَ مَعَهٗۤ اِلَّا قَلِیْلٌ اور تھوڑے ہی لوگ نوح کے ساتھ ایمان لائے تھے ﴿۴۰﴾ وَ قَالَ ارْكَبُوْا فِیْهَا بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَ مُرْسٰىهَا ؕ اور نوح نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ تم سب اس کشتی میں سوار ہو جاؤ کہ اس کا چلنا اور ٹھہرنا سب اللہ کے نام کی برکت سے ہے اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ بے شک میرا رب بڑا بخشنے والا اور ہر وقت رحم کرنے والا ہے ﴿۴۱﴾ وَ هِیَ تَجْرِیْ بِهِمْ فِیْ مَوْجٍ كَالْجِبَالِ ۫ وَ نَادٰی نُوْحُ اِ۟بْنَهٗ وَ كَانَ فِیْ مَعْزِلٍ یّٰبُنَیَّ ارْكَبْ مَّعَنَا وَ لَا تَكُنْ مَّعَ الْكٰفِرِیْنَ اور وہ کشتی انہیں لے کر پہاڑ جیسی بلند موجوں میں چلنے لگی اور نوح نے اپنے بیٹے کو جو دور الگ کھڑا تھا، پکارا کہ اے میرے بیٹے! ہمارے ساتھ کشتی میں سوار ہو جا اور کافروں کے ساتھ شامل نہ ہو ﴿۴۲﴾ قَالَ سَاٰوِیْۤ اِلٰی جَبَلٍ یَّعْصِمُنِیْ مِنَ الْمَآءِ ؕ اس نے جواب دیا کہ میں ابھی کسی پہاڑ پر پناہ لے لوں گا، جو مجھے اس پانی سے بچالے گا قَالَ

لَا عَاصِمَ الْيَوْمَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ ۚ نوح نے کہا کہ آج کے دن
اللہ کی پکڑ سے بچانے والا کوئی نہیں سوائے اس کے جس پر اللہ رحم فرمائے وَ حَالَ
بَيْنَهُمَا الْمَوْجُ فَكَانَ مِنَ الْمُغْرَقِيْنَ اسی دوران دونوں کے درمیان ایک
موج حائل ہوگئی اور نوح کا بیٹا بھی ڈوبنے والوں میں شامل ہوگیا ﴿۴۳﴾ وَ قِيْلَ يٰۤاَرْضُ
ابْلَعِيْ مَآءَكِ وَ يٰسَمَآءُ اَقْلِعِيْ وَ غِيْضَ الْمَآءُ وَ قُضِيَ الْاَمْرُ وَ اسْتَوَتْ
عَلَى الْجُوْدِيِّ وَ قِيْلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ اور حکم دیا گیا کہ اے زمین
اپنے پانی کو نگل جا اور اے آسمان اپنے پانی کو روک لے، پھر زمین سے پانی خشک کر
دیا گیا اور فیصلہ چکا دیا گیا، پھر کشتی جودی پہاڑ پر جا ٹھہری اور کہہ دیا گیا کہ اپنے اوپر
ظلم کرنے والے لوگ اللہ کی رحمت سے دور ہوگئے ﴿۴۴﴾ وَ نَادٰى نُوْحٌ رَّبَّهٗ فَقَالَ
رَبِّ اِنَّ ابْنِيْ مِنْ اَهْلِيْ وَ اِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَ اَنْتَ اَحْكَمُ الْحٰكِمِيْنَ اور
نوح علیہ السلام نے اپنے رب کو پکارا اور کہا کہ اے میرے رب! میرا یہ بیٹا بھی میرے گھر
والوں میں سے ہے اور بے شک تیرا وعدہ سچا ہے اور تو سب حاکموں سے بڑا حاکم ہے ﴿۴۵﴾
قَالَ يٰنُوْحُ اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ اَهْلِكَ ۚ اللہ نے جواب دیا کہ اے نوح! وہ تیرے گھر
والوں میں سے نہیں تھا اِنَّهٗ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ ۖ فَلَا تَسْـَٔلْنِ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ
عِلْمٌ ؕ کیونکہ اس کے اعمال اچھے نہ تھے، مجھ سے کسی ایسی چیز کی درخواست نہ کر جس کا
تجھے علم نہ ہو اِنِّيْۤ اَعِظُكَ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ میں تمہیں نصیحت کئے دیتا ہوں
کہ کہیں تم نادانوں میں سے نہ ہو جانا ﴿۴۶﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّيْۤ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَسْـَٔلَكَ مَا
لَيْسَ لِيْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ نوح علیہ السلام نے کہا کہ اے میرے رب! میں تیری ہی پناہ مانگتا

ہوں کہ آئندہ تجھ سے ایسی چیز کا سوال کروں جس کی حقیقت مجھے معلوم نہ ہو وَ اِلَّا
تَغۡفِرۡ لِیۡ وَ تَرۡحَمۡنِیۡۤ اَکُنۡ مِّنَ الۡخٰسِرِیۡنَ اور اگر تو مجھے معاف نہیں کرے گا تو
میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جاؤں گا ﴿۴۷﴾ قِیۡلَ یٰنُوۡحُ اہۡبِطۡ بِسَلٰمٍ مِّنَّا وَ
بَرَکٰتٍ عَلَیۡکَ وَ عَلٰۤی اُمَمٍ مِّمَّنۡ مَّعَکَ ؕ حکم دیا گیا کہ اے نوح! کشتی سے نیچے اتر آؤ
، تم پر اور تمہارے ساتھ موجود لوگوں پر ہماری طرف سے سلامتی اور برکتیں نازل ہوتی
رہیں گی وَ اُمَمٌ سَنُمَتِّعُہُمۡ ثُمَّ یَمَسُّہُمۡ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِیۡمٌ اور تم لوگوں کی نسل
میں کچھ امتیں ایسی بھی ہوں گی کہ ہم انہیں زندگی کی لذتوں سے بہرہ مند کریں گے، پھر
ان کی نافرمانیوں کی وجہ سے ہماری طرف سے انہیں دردناک عذاب پہنچے گا ﴿۴۸﴾ تِلۡکَ مِنۡ
اَنۡۢبَآءِ الۡغَیۡبِ نُوۡحِیۡہَاۤ اِلَیۡکَ ۚ اے پیغمبر (ﷺ)! یہ واقعات غیب کی خبروں میں
سے بعض خبریں ہیں جنہیں ہم آپ کی طرف وحی کے ذریعہ سے پہنچاتے ہیں مَا کُنۡتَ
تَعۡلَمُہَاۤ اَنۡتَ وَ لَا قَوۡمُکَ مِنۡ قَبۡلِ ہٰذَا ؕۛ ہمارے بتانے سے پہلے ان واقعات کو نہ تو
آپ ہی جانتے تھے اور نہ آپ کی قوم ان سے واقف تھی فَاصۡبِرۡ ؕۛ اِنَّ الۡعَاقِبَۃَ
لِلۡمُتَّقِیۡنَ پس آپ صبر کیجئے، بے شک پرہیزگاروں کا ہی انجام بہتر ہے ان تمام واقعات کا
بیان کرنا اس بات کا ثبوت ہے کہ یہ قرآن اللہ کی طرف سے نازل کیا گیا ہے یہاں قوم نوح کا قصہ
تمام ہوا جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول نوح علیہ السلام کی نافرمانی کی تو اہل ایمان کے سوا تمام
قوم کو ہلاک کر دیا گیا۔ یہ اللہ کی طرف سے نسل انسانی کی تطہیر تھی کہ اگر یہ لوگ باقی رہتے تو ان
کی اولاد بھی دنیا میں فساد ہی کا سبب بنتی رکوع [۴] ﴿۴۹﴾

آیات نمبر 50 تا 60 میں ہود علیہ السلام کا اپنی قوم کو ایمان کی دعوت دینا اور ان کا انکار۔ بالآخر اللہ کی طرف سے عذاب اور اہل ایمان کے سوا پوری قوم کی تباہی کے واقعات۔

وَ اِلٰی عَادٍ اَخَاھُمْ ھُوْدًا ؕ اور ہم نے قوم عاد کی طرف ان کے بھائی ہود علیہ السلام کو بھیجا قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰہَ مَا لَکُمْ مِّنْ اِلٰہٍ غَیْرُہٗ ؕ ہود علیہ السلام نے کہا کہ اے میری قوم! تم اللہ ہی کی عبادت کرو کہ اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا مُفْتَرُوْنَ تم سب اللہ پر محض بہتان باندھ رہے ہو کہ اس نے اپنے شریک بنا رکھے ہیں ﴿۵۰﴾ یٰقَوْمِ لَآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا ؕ اے میری قوم کے لوگو! میں اس بات کے لئے تم سے کوئی اجرت نہیں مانگتا اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلَی الَّذِیْ فَطَرَنِیْ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ میرا اجر تو بس اسی اللہ کے ذمے ہے جس نے مجھے پیدا کیا ہے، کیا تم اتنی سی بات بھی نہیں سمجھتے ؟ ﴿۵۱﴾ وَ یٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّکُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَیْہِ یُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَیْکُمْ مِّدْرَارًا وَّ یَزِدْکُمْ قُوَّۃً اِلٰی قُوَّتِکُمْ وَ لَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِیْنَ اور اے میری قوم کے لوگو! اپنے رب سے گناہوں کی بخشش طلب کرو پھر اس ہی کی طرف رجوع کرو، وہ تم پر موسلا دھار بارش برسائے گا اور تمہیں قوت دے کر تمہاری طاقت میں مزید اضافہ کر دے گا اور گنہگار بن کر ایمان سے روگردانی نہ کرو ﴿۵۲﴾ قَالُوْا یٰھُوْدُ مَا جِئْتَنَا بِبَیِّنَۃٍ وَّ مَا نَحْنُ بِتَارِکِیْٓ اٰلِھَتِنَا عَنْ قَوْلِکَ وَ مَا نَحْنُ لَکَ بِمُؤْمِنِیْنَ انہوں نے جواب دیا کہ اے ہود! تم ہمارے پاس کوئی معجزہ لے کر تو آئے نہیں، ہم

اس طرح صرف تمہارے کہنے پر نہ تو اپنے معبودوں کو چھوڑ سکتے ہیں اور نہ ہی تم پر
ایمان لا سکتے ہیں ﴿۵۳﴾ اِنْ نَّقُوْلُ اِلَّا اعْتَرٰىكَ بَعْضُ اٰلِهَتِنَا بِسُوْٓءٍ ؕ ہم تو یہ
سمجھتے ہیں کہ ہمارے معبودوں کو برا کہنے کی پاداش میں ہمارے کسی معبود نے تمہیں
دیوانہ بنا دیا ہے قَالَ اِنِّیْٓ اُشْهِدُ اللّٰهَ وَ اشْهَدُوْٓا اَنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ
ہود علیہ السلام نے کہا کہ میں اللہ کو گواہ بناتا ہوں اور تم بھی اس بات پر گواہ رہنا کہ
جن کو تم اللہ کا شریک ٹھہراتے ہو میں ان سب سے بیزار ہوں ﴿۵۴﴾ مِنْ دُوْنِهٖ
فَكِیْدُوْنِیْ جَمِیْعًا ثُمَّ لَا تُنْظِرُوْنِ تم سب مل کر میرے خلاف جو تدبیر کر سکتے
ہو کر لو اور مجھے ذرا بھی مہلت نہ دو ﴿۵۵﴾ اِنِّیْ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ رَبِّیْ وَ رَبِّكُمْ ؕ میں
نے تو اسی اللہ پر بھروسہ کر لیا ہے جو میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی مَا مِنْ دَآبَّةٍ
اِلَّا هُوَ اٰخِذٌۢ بِنَاصِیَتِهَا ؕ زمین پر چلنے والے ہر جاندار کو اس نے پیشانی کے
بالوں سے پکڑا ہوا ہے ہر جاندار مکمل طور سے اس کے قبضہ قدرت میں ہے اِنَّ رَبِّیْ عَلٰى
صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ بیشک میرا رب سیدھی راہ پر چلنے ہی سے ملتا ہے ﴿۵۶﴾ فَاِنْ
تَوَلَّوْا فَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ مَّآ اُرْسِلْتُ بِهٖٓ اِلَیْكُمْ ؕ پھر اگر اس پر بھی تم
روگردانی کرتے رہو گے تو جان لو کہ جو پیغام دے کر مجھے تمہارے پاس بھیجا گیا تھا وہ
میں نے تمہیں پہنچا دیا ہے وَ یَسْتَخْلِفُ رَبِّیْ قَوْمًا غَیْرَكُمْ ۚ وَ لَا تَضُرُّوْنَهٗ
شَیْــًٔا ؕ اور میرا رب تمہیں ہلاک کر کے کسی دوسری قوم کو تمہاری جگہ آباد کر
دے گا اور تم اس کا کچھ بھی نہ بگاڑ سکو گے اِنَّ رَبِّیْ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ حَفِیْظٌ

بے شک میرا رب ہر چیز پر نگہبان ہے ﴿۵۷﴾ وَ لَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّیْنَا هُوْدًا وَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا ۚ اور جب ہمارا حکم عذاب آپہنچا تو ہم نے ہود علیہ السلام اور ان کے ہمراہ جو اہل ایمان تھے ان سب کو اپنی رحمت سے بچالیا وَ نَجَّیْنٰهُمْ مِّنْ عَذَابٍ غَلِیْظٍ اور ان کو ایک سخت عذاب سے محفوظ رکھا ﴿۵۸﴾ وَ تِلْكَ عَادٌ ۟ۙ جَحَدُوْا بِاٰیٰتِ رَبِّهِمْ وَ عَصَوْا رُسُلَهٗ وَ اتَّبَعُوْۤا اَمْرَ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ یہ تھی قوم عاد کی سرگزشت، جنہوں نے اپنے رب کی نشانیوں کا انکار کیا، اس کے رسولوں کی نافرمانی کی اور ہر متکبر و سرکش کی پیروی کرتے رہے ﴿۵۹﴾ وَ اُتْبِعُوْا فِیْ هٰذِهِ الدُّنْیَا لَعْنَةً وَّ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ تو اس دنیا میں بھی لعنت ان کے پیچھے لگی رہی اور قیامت کے دن بھی لگی رہے گی اَلَاۤ اِنَّ عَادًا كَفَرُوْا رَبَّهُمْ ؕ آگاہ ہو جاؤ! قوم عاد نے اپنے رب کا انکار کیا اَلَا بُعْدًا لِّعَادٍ قَوْمِ هُوْدٍ سن لو! ہود علیہ السلام کی قوم عاد کو اللہ کی رحمت سے دور کر دیا گیا یہاں قوم عاد کا قصہ تمام ہوا جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول ہود علیہ السلام کی نافرمانی کی تو اہل ایمان کے سوا تمام قوم کو ہلاک کر دیا گیا۔ یہ اللہ کی طرف سے نسل انسانی کی تطہیر تھی کہ اگر یہ لوگ باقی رہتے تو ان کی اولاد بھی دنیا میں فساد ہی کا سبب بنتی رکوع [۵] ﴿۶۰﴾ ع

آیات نمبر 61 تا 68 میں صالح علیہ السلام کی قوم کی سرگزشت جب انہوں نے اپنی قوم کو ایمان کی دعوت دی لیکن انہوں نے انکار کر دیا۔ اللہ کی طرف سے اونٹنی کا معجزہ اور قوم ثمود کا اسے ہلاک کرنا۔ اللہ کی طرف سے چنگھاڑ کی صورت میں عذاب اور چند اہل ایمان کے سوا تمام قوم ثمود کی تباہی کے واقعات۔

وَ اِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا ۘ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اور ہم نے قوم ثمود کی طرف ان کے بھائی صالح علیہ السلام کو پیغمبر بنا کر بھیجا تو انہوں نے کہا کہ اے میری قوم! تم اللہ ہی کی عبادت کرو، اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں هُوَ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَ اسْتَعْمَرَكُمْ فِيْهَا فَاسْتَغْفِرُوْهُ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ ؕ اسی نے تمہیں زمین سے پیدا کیا اور پھر زمین ہی میں آباد کیا لہذا اسی سے بخشش مانگو اور اسی کی طرف رجوع کرو اِنَّ رَبِّيْ قَرِيْبٌ مُّجِيْبٌ یقین کرو میرا رب ہر ایک کے قریب ہے اور ہر ایک کی دعاؤں کا قبول کرنے والا ہے ﴿٦١﴾

قَالُوْا يٰصٰلِحُ قَدْ كُنْتَ فِيْنَا مَرْجُوًّا قَبْلَ هٰذَآ اَتَنْهٰىنَآ اَنْ نَّعْبُدَ مَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا وَ اِنَّنَا لَفِيْ شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَآ اِلَيْهِ مُرِيْبٍ انہوں نے جواب دیا کہ اے صالح! اس سے پہلے تم ہم میں سے ایک ایسے شخص تھے جس سے ہمیں بڑی امیدیں وابستہ تھیں، کیا اب تم ہمیں ان چیزوں کی پرستش سے روک رہے ہو جن کی پرستش ہمارے آباواجداد کرتے چلے آئے ہیں اور یہ بات سمجھ لو کہ جس دین کی طرف تم ہمیں بلا رہے ہو اس کے بارے میں ہمیں بہت شک وشبہ ہے اور اس نے

ہمیں سخت تردد میں ڈال دیا ہے ﴿۶۲﴾ قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَ اٰتٰنِيْ مِنْهُ رَحْمَةً فَمَنْ يَّنْصُرُنِيْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ عَصَيْتُهٗ قف فَمَا تَزِيْدُوْنَنِيْ غَيْرَ تَخْسِيْرٍ صالح علیہ السلام نے کہا کہ اے میری قوم کے لوگو! تم جانتے ہو کہ اللہ نے مجھے پہلے دن سے فطرت سلیمہ اور نور بصیرت عطا کیا ہے اور پھر اس نے اپنی رحمت کی شکل میں مجھے وحی سے بھی نواز دیا، پھر میں ہی اس کی نافرمانی کرنے لگوں، تو اللہ کے مقابلہ میں کون میری مدد کر سکے گا، تم اس قسم کی باتوں سے صرف میرے نقصان ہی میں اضافہ کر رہے ہو ﴿۶۳﴾ وَيٰقَوْمِ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِيْٓ اَرْضِ اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ قَرِيْبٌ اور اے میری قوم! یہ اللہ کی اونٹنی ہے جو تمہارے لیے ایک معجزہ کے طور پر بھیجی گئی ہے، پس اسے کھلا چھوڑ دو کہ اللہ کی زمین میں جہاں چاہے چرتی رہے اور اسے کسی طرح کا نقصان پہنچانے کی نیت سے ہاتھ بھی نہ لگانا ورنہ فوراً ایک عذاب تمہیں آ پکڑے گا ﴿۶۴﴾ فَعَقَرُوْهَا فَقَالَ تَمَتَّعُوْا فِيْ دَارِكُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ ط بالآخر انہوں نے اس اونٹنی کو ہلاک کر ڈالا، تو صالح علیہ السلام نے کہا کہ اچھا اب تم تین دن مزید اپنے گھروں میں مزے سے رہ لو ذٰلِكَ وَعْدٌ غَيْرُ مَكْذُوْبٍ یہ ایسا وعدہ ہے جو کبھی جھوٹا نہیں ہو سکتا ﴿۶۵﴾ فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا صٰلِحًا وَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَمِنْ خِزْيِ يَوْمِئِذٍ ط پھر جب ہمارا حکم عذاب آ پہنچا تو ہم نے صالح علیہ السلام کو اور اس کے ساتھ جو لوگ ایمان لائے تھے،

ان سب کو اپنی رحمت سے بچا لیا اور اس دن کی رسوائی سے محفوظ رکھا اِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ اے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم)! بے شک تیرا رب ہی بے حد قوت والا اور سب پر غالب ہے ﴿٦٦﴾ وَ اَخَذَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دِيَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ اور جن لوگوں نے ظلم کیا تھا ان کو چنگھاڑ کی صورت میں عذاب نے آ پکڑا تو وہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے ﴿٦٧﴾ كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ؕ گویا یہ لوگ کبھی ان گھروں میں آباد ہی نہ ہوئے تھے اَلَآ اِنَّ ثَمُوْدَاۡ كَفَرُوْا رَبَّهُمْ ؕ آگاہ ہو جاؤ! قوم ثمود نے اپنے رب کی نافرمانی کی تھی اَلَا بُعْدًا لِّثَمُوْدَ سن لو! ثمود اللہ کی رحمت سے دور کر دیئے گئے یہاں قوم ثمود کا قصہ تمام ہوا جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول صالح علیہ السلام کی نافرمانی کی تو اہل ایمان کے سوا تمام قوم کو ہلاک کر دیا گیا۔ یہ اللہ کی طرف سے نسل انسانی کی تطہیر تھی کہ اگر یہ لوگ باقی رہتے تو ان کی اولاد بھی دنیا میں فساد ہی کا سبب بنتی [رکوع ٦] ﴿٦٨﴾

آیات نمبر 69 تا 83 میں لوط علیہ السلام کی قوم کی سرگزشت۔ اللہ کے بھیجے ہوئے فرشتوں کا ابراہیم علیہ السلام کے پاس ایک بیٹے کی خوشخبری لے کر آنا، ان ہی فرشتوں کا لوط علیہ السلام کی قوم پر عذاب لے کر آنا اور چند لوگوں کے سوا پوری قوم کی ہلاکت۔

وَلَقَدۡ جَآءَتۡ رُسُلُنَاۤ اِبۡرٰهِيۡمَ بِالۡبُشۡرٰى قَالُوۡا سَلٰمًا ؕ اور بے شک جب ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے ابراہیم علیہ السلام کے پاس خوشخبری لے کر پہنچے تو انہوں نے ابراہیم علیہ السلام کو سلام کیا قَالَ سَلٰمٌ فَمَا لَبِثَ اَنۡ جَآءَ بِعِجۡلٍ حَنِيۡذٍ ابراہیم علیہ السلام نے بھی جواب میں سلام کہا اور بغیر کسی تاخیر کے ان کی ضیافت کے لئے بھنا ہوا بچھڑا لے آئے ﴿۶۹﴾ فَلَمَّا رَاٰۤ اَيۡدِيَهُمۡ لَا تَصِلُ اِلَيۡهِ نَكِرَهُمۡ وَ اَوۡجَسَ مِنۡهُمۡ خِيۡفَةً ؕ مگر جب ابراہیم علیہ السلام نے دیکھا کہ ان کے ہاتھ اس بھنے ہوئے گوشت کی طرف نہیں بڑھتے، تو ان کو اجنبی سمجھ کر اپنے دل میں ایک خوف سا محسوس کیا قَالُوۡا لَا تَخَفۡ اِنَّاۤ اُرۡسِلۡنَاۤ اِلٰى قَوۡمِ لُوۡطٍ انہوں نے کہا کہ اے ابراہیم علیہ السلام! ڈرو نہیں ہم فرشتے ہیں جو اللہ کی جانب سے قوم لوط کی طرف بھیجے گئے ہیں ﴿۷۰﴾ وَ امۡرَاَتُهٗ قَآئِمَةٌ فَضَحِكَتۡ فَبَشَّرۡنٰهَا بِاِسۡحٰقَ ۙ وَ مِنۡ وَّرَآءِ اِسۡحٰقَ يَعۡقُوۡبَ اور ابراہیم کی بیوی جو وہیں کھڑی ہوئی تھی یہ گفتگو سن کر ہنس پڑی، پھر ہم نے اس کو اسحق اور اسحق کے بعد یعقوب کی بشارت دی ﴿۷۱﴾ قَالَتۡ يٰوَيۡلَتٰٓى ءَاَلِدُ وَ اَنَا عَجُوۡزٌ وَّ هٰذَا بَعۡلِىۡ شَيۡخًا ؕ یہ بشارت سن کر وہ بولی کہ یہ تو بڑی حیرانگی کی بات ہے کہ میرے ہاں اولاد ہوگی حالانکہ میں بڑھیا ہو گئی ہوں اور یہ میرے شوہر بھی بوڑھے ہو چکے ہیں اِنَّ هٰذَا لَشَىۡءٌ عَجِيۡبٌ اس عمر میں اولاد کا ہونا بڑی ہی عجیب بات ہے ﴿۷۲﴾ قَالُوۡۤا اَتَعۡجَبِيۡنَ مِنۡ اَمۡرِ اللّٰهِ رَحۡمَتُ اللّٰهِ وَ بَرَكٰتُهٗ عَلَيۡكُمۡ اَهۡلَ الۡبَيۡتِ ؕ فرشتوں نے کہا کہ کیا تم اللہ کی قدرت پر تعجب کر رہی ہو، اے ابراہیم علیہ السلام کے گھرانے والوں! تم پر تو اللہ کی رحمت اور اس کی

برکتیں نازل ہوتی رہتی ہیں اِنَّهٗ حَمِيۡدٌ مَّجِيۡدٌ بے شک اللہ قابلِ ستائش اور بڑی بزرگی کا
مالک ہے ﴿۷۳﴾ فَلَمَّا ذَهَبَ عَنۡ اِبۡرٰهِيۡمَ الرَّوۡعُ وَجَآءَتۡهُ الۡبُشۡرٰى يُجَادِلُنَا فِىۡ قَوۡمِ
لُوۡطٍ پھر جب ابراہیم علیہ السلام کے دل سے خوف دور ہو گیا اور اسے اولاد کی خوشخبری بھی مل
گئی تو وہ ہم سے قوم لوط کے بارے میں جھگڑنے لگا ﴿۷۴﴾ اِنَّ اِبۡرٰهِيۡمَ لَحَلِيۡمٌ اَوَّاهٌ مُّنِيۡبٌ
بے شک ابراہیم بڑا ہی بردبار، بڑا ہی نرم دل اور اللہ کی طرف رجوع کرنے والا تھا ﴿۷۵﴾ يٰۤاِبۡرٰهِيۡمُ
اَعۡرِضۡ عَنۡ هٰذَا ۚ اِنَّهٗ قَدۡ جَآءَ اَمۡرُ رَبِّكَ ۚ فرشتوں نے کہا کہ اے ابراہیم! اب اس
بات کا خیال چھوڑ دو، بے شک تمہارے رب کے عذاب کا حکم آ چکا ہے وَاِنَّهُمۡ اٰتِيۡهِمۡ
عَذَابٌ غَيۡرُ مَرۡدُوۡدٍ اور اب ان لوگوں پر ایسا عذاب آنے والا ہے جو کسی طرح روکا
نہیں جا سکتا ﴿۷۶﴾ وَلَمَّا جَآءَتۡ رُسُلُنَا لُوۡطًا سِىۡٓءَ بِهِمۡ وَضَاقَ بِهِمۡ ذَرۡعًا وَّقَالَ
هٰذَا يَوۡمٌ عَصِيۡبٌ اور جب ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے لوط علیہ السلام کے پاس پہنچے تو وہ
ان کی وجہ سے بہت غمگین ہوئے اور اپنے آپ کو بہت بے بس محسوس کرنے لگے اور کہنے
لگے کہ آج بڑا ہی سخت دن ہے ﴿۷۷﴾ وَجَآءَهٗ قَوۡمُهٗ يُهۡرَعُوۡنَ اِلَيۡهِ ؕ وَمِنۡ قَبۡلُ
كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ السَّيِّاٰتِ ؕ اور لوط علیہ السلام کی قوم کے لوگ ان کے پاس دوڑتے
ہوئے آئے، یہ لوگ پہلے ہی سے برے کاموں کے عادی تھے قَالَ يٰقَوۡمِ هٰٓؤُلَآءِ بَنَاتِىۡ
هُنَّ اَطۡهَرُ لَـكُمۡ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُخۡزُوۡنِ فِىۡ ضَيۡفِىۡ ؕ لوط علیہ السلام نے کہا کہ
اے میری قوم کے لوگو! یہ میری قوم کی ساری بیٹیاں تمہارے لئے بہتر اور پاکیزہ ہیں، سو تم
اللہ سے ڈرو اور مجھے میرے مہمانوں کے معاملے میں رسوا نہ کرو اَلَيۡسَ مِنۡكُمۡ رَجُلٌ
رَّشِيۡدٌ کیا تم میں ایک آدمی بھی شائستہ اور نیک چلن نہیں ہے ﴿۷۸﴾ قَالُوۡا لَقَدۡ عَلِمۡتَ
مَا لَنَا فِىۡ بَنٰتِكَ مِنۡ حَقٍّ ۚ وَاِنَّكَ لَتَعۡلَمُ مَا نُرِيۡدُ انہوں نے جواب دیا کہ تم

خوب جانتے ہو کہ ہمیں تمہاری قوم کی بیٹیوں سے کوئی غرض نہیں، اور جو کچھ ہم چاہتے
ہیں وہ بھی یقیناً تمہیں معلوم ہے ﴿۷۹﴾ قَالَ لَوْ اَنَّ لِیْ بِکُمْ قُوَّۃً اَوْ اٰوِیْٓ اِلٰی رُکْنٍ
شَدِیْدٍ لوط علیہ السلام نے کہا کہ اے کاش! مجھ میں تمہارے مقابلے کی طاقت ہوتی یا
کسی مضبوط سہارے کی پناہ لے سکتا ﴿۸۰﴾ قَالُوْا یٰلُوْطُ اِنَّا رُسُلُ رَبِّکَ لَنْ یَّصِلُوْٓا
اِلَیْکَ فَاَسْرِ بِاَھْلِکَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّیْلِ وَ لَا یَلْتَفِتْ مِنْکُمْ اَحَدٌ اِلَّا
امْرَاَتَکَ ؕ فرشتوں نے کہا کہ اے لوط! ہم تو تمہارے رب کے بھیجے ہوئے فرشتے ہیں
یہ لوگ ہرگز تم تک نہیں پہنچ سکیں گے تم اپنے گھر والوں کو لے کر رات کے کسی حصہ میں
یہاں سے نکل جاؤ اور تم میں سے کوئی شخص پیچھے مڑ کر نہ دیکھے سوائے تمہاری بیوی کے
اِنَّہٗ مُصِیْبُھَا مَآ اَصَابَھُمْ ؕ کیونکہ جو عذاب اس قوم کے لوگوں پر آنا ہے وہی اس پر
بھی آئے گا اِنَّ مَوْعِدَھُمُ الصُّبْحُ ؕ اَلَیْسَ الصُّبْحُ بِقَرِیْبٍ ان پر عذاب کے
وعدہ کا مقرر وقت صبح کا ہے اور صبح ہونے میں اب دیر ہی کتنی باقی ہے؟ ﴿۸۱﴾ فَلَمَّا جَآءَ
اَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِیَھَا سَافِلَھَا وَ اَمْطَرْنَا عَلَیْھَا حِجَارَۃً مِّنْ سِجِّیْلٍ ۙ۬ مَّنْضُوْدٍ
پھر جب ہمارا حکم عذاب آپہنچا تو ہم نے اس بستی کو الٹ کر اوپر کے حصہ کے نیچے کر دیا اور
اس پر لگاتار سخت مٹی کے پتھر برسائے ﴿۸۲﴾ مُّسَوَّمَۃً عِنْدَ رَبِّکَ ؕ ان پتھروں پر
تمہارے رب کی طرف سے نشان لگے ہوئے تھے وَ مَا ھِیَ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ بِبَعِیْدٍ اور
یہ بستیاں تو ان ظالموں سے کچھ دور بھی نہیں ہیں یہاں قوم لوط کا قصہ تمام ہوا جنہوں نے اللہ
اور اس کے رسول لوط علیہ السلام کی نافرمانی کی تو اہل ایمان کے سوا تمام قوم کو ہلاک کر دیا گیا۔ یہ
اللہ کی طرف سے نسل انسانی کی تطہیر تھی کہ اگر یہ لوگ باقی رہتے تو ان کی اولاد بھی دنیا میں فساد
ہی کا سبب بنتی رکوع [۷] ﴿۸۳﴾

آیت نمبر 84

آیات نمبر 84 تا 95 میں شعیب علیہ السلام کی قوم اہل مدین کی سر گزشت جب انہوں نے اپنے رسول کی بات ماننے سے انکار کر دیا، با آخر منکرین کو ہلاک کر دیا گیا۔

وَ اِلٰى مَدْیَنَ اَخَاهُمْ شُعَیْبًاؕ اور اہل مدین کی طرف ہم نے ان کے بھائی شعیب علیہ السلام کو پیغمبر بنا کر بھیجا قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗؕ شعیب علیہ السلام نے کہا کہ اے میری قوم کے لوگو! صرف اللہ ہی کی عبادت کرو، اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں وَ لَا تَنْقُصُوا الْمِكْیَالَ وَ الْمِیْزَانَ اِنِّیْۤ اَرٰىكُمْ بِخَیْرٍ وَّ اِنِّیْۤ اَخَافُ عَلَیْكُمْ عَذَابَ یَوْمٍ مُّحِیْطٍ اور ناپ تول میں کمی نہ کیا کرو میں تمہیں آسودہ حال دیکھتا ہوں لیکن مجھے ڈر ہے کہ تمہارے دھوکہ بازی کی وجہ ایک دن تم پر ایسا عذاب نہ آجائے جو تمہیں ہر طرف سے گھیر لے ﴿۸۴﴾ وَ یٰقَوْمِ اَوْفُوا الْمِكْیَالَ وَ الْمِیْزَانَ بِالْقِسْطِ وَ لَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْیَآءَهُمْ وَ لَا تَعْثَوْا فِی الْاَرْضِ مُفْسِدِیْنَ اور اے میری قوم کے لوگوں! ناپ اور تول کو انصاف کے ساتھ پورا کیا کرو اور لوگوں کو ان کی چیزیں کم نہ دیا کرو اور زمین میں فساد نہ برپا کرتے پھرو ﴿۸۵﴾ بَقِیَّتُ اللّٰهِ خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۚ۬ اگر تم ایمان والے ہو تو اللہ کا دیا ہوا نفع ہی تمہارے لئے بہتر ہے وَ مَاۤ اَنَا عَلَیْكُمْ بِحَفِیْظٍ اور میں تم پر نگہبان نہیں ہوں ﴿۸۶﴾ قَالُوْا یٰشُعَیْبُ اَصَلٰوتُكَ تَاْمُرُكَ اَنْ نَّتْرُكَ مَا یَعْبُدُ اٰبَآؤُنَاۤ اَوْ اَنْ

نَّفْعَلَ فِیْۤ اَمْوَالِنَا مَا نَشٰٓؤُا ؕ انہوں نے کہا کہ اے شعیب علیہ السلام ! کیا
تمہاری نماز تمہیں یہ سکھاتی ہے کہ جن معبودوں کی پرستش ہمارے باپ دادا کرتے
آئے ہیں ہم ان کو ترک کردیں یا اپنے مال میں اپنی خواہش کے مطابق جو تصرف کرنا
چاہیں وہ بھی نہ کریں اِنَّكَ لَاَنْتَ الْحَلِیْمُ الرَّشِیْدُ بس تم ہی تو ایک بردبار
اور نیک چلن آدمی رہ گئے ہو؟ ﴿۸۷﴾ قَالَ یٰقَوْمِ اَرَءَیْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَیِّنَةٍ
مِّنْ رَّبِّیْ وَ رَزَقَنِیْ مِنْهُ رِزْقًا حَسَنًا ؕ شعیب علیہ السلام نے کہا کہ اے میری
قوم کے لوگو! اگر میرے رب نے مجھے فطرت سلیمہ اور نور بصیرت عطا کیا ہے اور پھر
مجھے عمدہ رزق بھی دیا ہے تو میں تمہارا ساتھ کیسے دے سکتا ہوں وَ مَاۤ اُرِیْدُ اَنْ
اُخَالِفَكُمْ اِلٰى مَاۤ اَنْهٰىكُمْ عَنْهُ ؕ اور میں ہرگز یہ نہیں چاہتا کہ جن باتوں سے
میں تم کو روکتا ہوں ان کا خود ارتکاب کروں اِنْ اُرِیْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ مَا
اسْتَطَعْتُ ؕ میں تو اپنی استطاعت کے مطابق تمہاری اصلاح ہی کرنا چاہتا ہوں وَ مَا
تَوْفِیْقِیْۤ اِلَّا بِاللّٰهِ ؕ اور مجھے ان باتوں کی توفیق نصیب ہونا تو اللہ ہی کے فضل سے
ہے عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَ اِلَیْهِ اُنِیْبُ میں اس ہی پر بھروسہ کرتا ہوں اور اس ہی کی
طرف رُجوع کرتا ہوں ﴿۸۸﴾ وَ یٰقَوْمِ لَا یَجْرِمَنَّكُمْ شِقَاقِیْۤ اَنْ یُّصِیْبَكُمْ
مِّثْلُ مَاۤ اَصَابَ قَوْمَ نُوْحٍ اَوْ قَوْمَ هُوْدٍ اَوْ قَوْمَ صٰلِحٍ ؕ اور اے میری قوم!
میری مخالفت کہیں تمہیں ایسے کاموں پر آمادہ نہ کردے کہ تم پر بھی اُسی طرح کے
مصائب نازل ہوں جیسے قوم نوح یا قوم ہود یا قوم صالح پر نازل ہو چکے ہیں وَ مَا

قَوْمُ لُوْطٍ مِّنْكُمْ بِبَعِيْدٍ اور قوم لوط کا زمانہ اور انکی بستیوں کے کھنڈرات تو تم سے کچھ دور بھی نہیں ﴿۸۹﴾ وَ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ ؕ اور تم اپنے رب سے اپنے گناہوں کی معافی مانگو اور آئندہ اُسی کی جانب متوجہ رہو اِنَّ رَبِّيْ رَحِيْمٌ وَّدُوْدٌ بیشک میرا رب ہر وقت رحم کرنے والا اور بڑی محبت فرمانے والا ہے ﴿۹۰﴾ قَالُوْا يٰشُعَيْبُ مَا نَفْقَهُ كَثِيْرًا مِّمَّا تَقُوْلُ وَ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْنَا ضَعِيْفًا ۚ انہوں نے کہا کہ اے شعیب! تم جو کچھ کہتے ہو اس میں سے بہت سی باتیں ہماری سمجھ میں نہیں آتیں بلاشبہ تم ہماری قوم کے ایک کمزور آدمی ہو وَ لَوْ لَا رَهْطُكَ لَرَجَمْنٰكَ ز وَ مَآ اَنْتَ عَلَيْنَا بِعَزِيْزٍ اور اگر تمہارے خاندان کا خیال نہ ہوتا تو ہم تمہیں کبھی کا سنگسار کر چکے ہوتے اور ہماری نظر میں تم کوئی طاقتور ہستی نہیں ہو ﴿۹۱﴾ قَالَ يٰقَوْمِ اَرَهْطِيْٓ اَعَزُّ عَلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَ اتَّخَذْتُمُوْهُ وَرَآءَكُمْ ظِهْرِيًّا ؕ شعیب علیہ السلام نے کہا کہ اے میری قوم کے لوگو! کیا تمہارے نزدیک میرا خاندان اللہ سے بھی زیادہ طاقتور ہے کہ تم نے اللہ کو بھلا کر اسے پس پشت ڈال دیا ہے میں اللہ کا بھیجا ہوا رسول ہوں لیکن تمہیں اللہ کا کوئی خوف نہیں، تمہارے نزدیک میرا خاندان اللہ سے بھی زیادہ طاقتور ہے اِنَّ رَبِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ بلاشبہ تم جو کچھ بھی کرتے ہو وہ سب میرے رب کے احاطہ علم میں ہے ﴿۹۲﴾ وَ يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّيْ عَامِلٌ ؕ اے میری قوم کے لوگو! تم اپنی جگہ کام کئے جاؤ، میں اپنی جگہ کام کئے جارہا ہوں سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ

يُّخۡزِيۡهِ وَمَنۡ هُوَ كَاذِبٌ‌ؕ جلد ہی تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ کس پر ایسا عذاب آتا ہے جو اسے رسوا کر دے گا اور کون جھوٹا ہے وَارۡتَقِبُوۡۤا اِنِّىۡ مَعَكُمۡ رَقِيۡبٌ تم بھی اس وقت کا انتظار کرو، میں بھی تمہارے ساتھ منتظر ہوں ﴿۹۳﴾ وَلَمَّا جَآءَ اَمۡرُنَا نَجَّيۡنَا شُعَيۡبًا وَّالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا مَعَهٗ بِرَحۡمَةٍ مِّنَّا وَاَخَذَتِ الَّذِيۡنَ ظَلَمُوا الصَّيۡحَةُ فَاَصۡبَحُوۡا فِىۡ دِيَارِهِمۡ جٰثِمِيۡنَ اور جب ہمارا حکم عذاب آپہنچا تو ہم نے شعیب علیہ السلام کو اور جو لوگ ان کے ساتھ ایمان لائے تھے، ان سب کو اپنی رحمت سے بچا لیا اور ان کی قوم کے ظالم لوگوں کو ایک خوفناک آواز نے آپکڑا، پس وہ اپنے گھروں میں منہ کے بل اوندھے پڑے رہ گئے ﴿۹۴﴾ كَاَنۡ لَّمۡ يَغۡنَوۡا فِيۡهَا‌ ؕ گویا وہ ان گھروں میں کبھی رہتے ہی نہ تھے اَلَا بُعۡدًا لِّمَدۡيَنَ كَمَا بَعِدَتۡ ثَمُوۡدُ تو آگاہ ہو جاؤ! کہ مدین والے بھی اللہ کی رحمت سے ایسے ہی دور ہو گئے جیسے قوم ثمود رحمت سے دور کر دی گئی تھی یہاں قوم ثمود کا قصہ تمام ہوا جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول شعیب علیہ السلام کی نافرمانی کی تو اہل ایمان کے سوا تمام قوم کو ہلاک کر دیا گیا۔ یہ اللہ کی طرف سے نسل انسانی کی تطہیر تھی کہ اگر یہ لوگ باقی رہتے تو ان کی اولاد بھی دنیا میں فساد ہی کا سبب بنتی رکوع [۸] ﴿۹۵﴾

آیات نمبر 96 تا 109 میں پچھلی آیات کے تسلسل میں موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کے واقعہ کی طرف ایک اشارہ، اس واقعہ کی کی تفصیل پچھلی سورت میں گزر چکی ہے۔ نصیحت کہ پچھلی آیات میں جن قوموں کی سر گزشت سنائی گئی ہے ان پر عذاب ان کے اعمال ہی کی وجہ سے آیا اور جب عذاب آیا تو ان کے جھوٹے معبود ان کے کسی کام نہ آئے۔ روز قیامت منکرین حق جہنم میں ہوں گے اور ہمیشہ اسی میں رہیں گے، جبکہ اہل ایمان جنت میں ہوں گے جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَا وَ سُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۹۶﴾ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَ مَلَا۠ئِهٖ فَاتَّبَعُوْۤا اَمْرَ فِرْعَوْنَ ۚ وَ مَاۤ اَمْرُ فِرْعَوْنَ بِرَشِيْدٍ اور ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیوں اور اور ایک بہت بڑے معجزہ کے ساتھ رسول بنا کر فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف بھیجا لیکن وہ سب لوگ فرعون ہی کے کہنے پر عمل کرتے رہے، حالانکہ فرعون کا حکم درست نہ تھا ﴿۹۷﴾ يَقْدُمُ قَوْمَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَاَوْرَدَهُمُ النَّارَ ؕ قیامت کے دن وہ اپنی قوم کے آگے آگے ہو گا اور بالآخر انہیں اپنے ساتھ جہنم میں پہنچا دے گا وَ بِئْسَ الْوِرْدُ الْمَوْرُوْدُ اور وہ داخل ہونے کی بہت ہی بری جگہ ہے جہاں انہیں داخل کیا جائے گا ﴿۹۸﴾ وَ اُتْبِعُوْا فِيْ هٰذِهٖ لَعْنَةً وَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اس دنیا میں بھی لعنت ان کے پیچھے لگا دی گئی ہے اور آخرت میں بھی بِئْسَ الرِّفْدُ الْمَرْفُوْدُ کیسا برا انعام ہے جو انہیں دیا جائے گا ﴿۹۹﴾ ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْقُرٰى نَقُصُّهٗ عَلَيْكَ مِنْهَا قَآئِمٌ وَّ حَصِيْدٌ اے پیغمبر (ﷺ)! یہ چند بستیوں کے حالات ہیں جو ہم آپ کو سنا رہے ہیں ان میں سے کچھ تو اب بھی موجود

ہیں جبکہ باقی نیست ونابود ہو چکی ہیں ﴿۱۰۰﴾ وَ مَا ظَلَمْنٰهُمْ وَ لٰكِنْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ

فَمَآ اَغْنَتْ عَنْهُمْ اٰلِهَتُهُمُ الَّتِیْ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ لَّمَّا

جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَ ؕ اور ہم نے ان بستیوں کے لوگوں پر کوئی ظلم نہیں کیا بلکہ انہوں

نے خود ہی اپنے اوپر ظلم کیا تھا اور جب آپ کے رب کا حکم عذاب آپہنچا تو ان کے وہ

معبود جنہیں وہ اللہ کو چھوڑ کر پکارا کرتے تھے ان کے کچھ بھی کام نہ آسکے وَ مَا

زَادُوْهُمْ غَیْرَ تَتْبِیْبٍ اور ان کے جھوٹے معبودوں نے ان لوگوں کی تباہی و

بربادی میں اضافہ ہی کیا ﴿۱۰۱﴾ وَ كَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَآ اَخَذَ الْقُرٰی وَ هِیَ

ظَالِمَةٌ ؕ اِنَّ اَخْذَهٗۤ اَلِیْمٌ شَدِیْدٌ اور جب آپ کا رب ظالم بستیوں کو پکڑتا ہے

تو اسکی گرفت ایسی ہی ہوتی ہے، بے شک اس کی گرفت بڑی دردناک اور بڑی سخت

ہوتی ہے ﴿۱۰۲﴾ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لِّمَنْ خَافَ عَذَابَ الْاٰخِرَةِ ؕ بلاشبہ ان واقعات

میں ہر اس شخص کے لئے بڑی عبرت ہے جو آخرت کے عذاب سے ڈرتا ہے ذٰلِكَ

یَوْمٌ مَّجْمُوْعٌ ۙ لَّهُ النَّاسُ وَ ذٰلِكَ یَوْمٌ مَّشْهُوْدٌ یہ آخرت کا دن وہ ہوگا جس

دن سب لوگ اکٹھے کئے جائیں گے اور یہ وہ دن ہے جب سب کو اللہ کے سامنے حاضر

کیا جائے گا ﴿۱۰۳﴾ وَ مَا نُؤَخِّرُهٗۤ اِلَّا لِاَجَلٍ مَّعْدُوْدٍ اور ہم نے اُس دن کو صرف

ایک معینہ مدت تک کے لئے ہی مؤخر کر رکھا ہے ﴿۱۰۴﴾ ؕ یَوْمَ یَاْتِ لَا تَكَلَّمُ نَفْسٌ

اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۚ جب وہ دن آجائے گا تو کوئی شخص اللہ کی اجازت کے بغیر بات تک نہ

کر سکے گا فَمِنْهُمْ شَقِیٌّ وَّ سَعِیْدٌ پھر اس دن لوگوں میں کچھ بد بخت ہوں گے اور

کچھ نیک بخت ہوں گے ﴿١٠٥﴾ فَاَمَّا الَّذِيْنَ شَقُوْا فَفِي النَّارِ لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ وَّ
شَهِيْقٌ سو جو لوگ بد بخت ہوں گے وہ جہنم میں جائیں گے، یہ لوگ وہاں چیختے
چلاتے رہیں گے ﴿١٠٦﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَ الْاَرْضُ اِلَّا مَا
شَآءَ رَبُّكَ ؕ جب تک آسمان وزمین قائم ہیں وہ ہمیشہ اسی جہنم میں رہیں گے سوائے
یہ کہ آپ کا رب کچھ اور کرنا چاہے اِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ بیشک آپ کا رب
جو چاہتا ہے وہ کر دیتا ہے ﴿١٠٧﴾ وَ اَمَّا الَّذِيْنَ سُعِدُوْا فَفِي الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا
مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَ الْاَرْضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ ؕ اور جو لوگ نیک بخت
ہوں گے سو وہ جنت میں جائیں گے اور جب تک آسمان اور زمین قائم ہیں اس میں
ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے سوائے اس کے کہ آپ کا رب کچھ اور کرنا چاہے عَطَآءً غَيْرَ
مَجْذُوْذٍ یہ جنت اللہ کی وہ عطا ہے جو کبھی ختم نہیں ہو گی ﴿١٠٨﴾ فَلَا تَكُ فِيْ مِرْيَةٍ
مِّمَّا يَعْبُدُ هٰٓؤُلَآءِ ؕ پس اے پیغمبر (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)! یہ لوگ جو اللہ کے سوا دوسری
ہستیوں کی پرستش کرتے ہیں اس کے بارے میں آپ کسی شک وشبہ میں مبتلا نہ ہو
جانا مَا يَعْبُدُوْنَ اِلَّا كَمَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُهُمْ مِّنْ قَبْلُ ؕ یہ تو ان بتوں کی
پرستش صرف اس لئے کر رہے ہیں کہ ان کے آباواجداد بھی ان ہی بتوں کی پرستش
کیا کرتے تھے وَ اِنَّا لَمُوَفُّوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ غَيْرَ مَنْقُوْصٍ اور بیشک ہم انہیں
ان کے اعمال کا پورا پورا حصہ دیں گے جس میں کوئی کمی نہیں کی جائے گی رکوع[۹] ﴿١٠٩﴾